تحریر: ارنے رُڈوِن

ترجمہ: ادارہ

مسیحی مشن ــــ نظریہ وعمل

[مسیحی-مسلم روابط کوئی نئی بات نہیں، صدیوں سے یہ روابط بطور حقیقت چلے آرہے ہیں۔ ان ہی روابط کی ایک جہت آج کا ''مکالمہ'' یا ''ڈائیلاگ'' ہے۔ مسلم اہلِ علم اور عوام یکساں طور پر محسوس کرتے ہیں کہ مسیحی-مسلم روابط اِس لیے زیادہ خوشگوار نہیں کہ اُن کے معاشروں میں جو مسیحی ادارے کام کر رہے ہیں، اُن کی جدوجہد کا مقصدِ وحید عامتہ الناس کو حلقۂ مسیحیت میں لانا ہے۔ اس پس منظر میں ۱۹۷۶ء میں ''ڈائیلاگ'' میں دلچسپی رکھنے والے بعض مسلم اہلِ دانش اور مسیحی مذہبی رہنما شمبیسی (سوئزرلینڈ) میں یک جا ہوئے، اور اُنہوں نے دوستانہ ماحول میں ''مسیحی تبشیر اور اسلامی دعوت وتبلیغ'' پر تبادلۂ خیال کیا۔ تبادلۂ خیال کی کارروائی International Review of Mission (بابت اکتوبر ۱۹۷۶ء) میں پہلی بار شائع ہوئی۔ بعدازاں اسلامک فاؤنڈیشن-لیسٹر (برطانیہ) نے بصورت کتاب اِس کی اشاعت کی۔ مسیحی تبشیر اور اسلامی دعوت وتبلیغ کے نظریے اور عمل پر اِس تبادلۂ خیال کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اِسے اپنے قارئین تک پہنچائیں۔

زیرِ نظر قسط میں جناب ارنے رڈون (Arne Rudwin) کی تحریر کا ابتدائی حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ اِن شاء اللہ اگلے شمارے میں تحریر کا بقیہ حصہ، نیز اِس تحریر پر شرکاء کے درمیان ہونے والی بحث کا ترجمہ پیش کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ جناب رُڈون اُس وقت ''یونائیٹڈ چرچ آف

پاکستان'' کے تحت ''بشپ آف کراچی'' کے عہدے پر فائز تھے۔ مدیر]

مجھے کہا گیا ہے کہ مسیحی مشن کے نظریہ و عمل پر ایک تعارفی مقالہ پیش کروں جو کلامِ مقدس اور مسیحی دینیاتی ماخذوں پر مبنی ہو، نیز اسلام سے تقابلی ربط پیشِ نظر رکھا جائے۔ میں دو سوالوں پر گفتگو کروں گا: مسیحی مشن کی حقیقی ماہیت کیا ہے؟ اور مسیحی مشن کا محرک کیا ہے؟ —— زیادہ آسان لفظوں میں یوں کہیے کہ مشن کیوں؟

مشن کے کام سے سوال پیدا ہوتا ہے: مسیحی مشن کو کیا شکل اختیار کرنا چاہیے؟ اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں مشن کی تاریخ سے بحث نہ کروں گا، بلکہ اِس بارے میں چند خیالات پیش کروں گا کہ اصولاً مسیحی مشن کی شکل کیا ہونا چاہیے، اور مسیحی مشن پر اصولاً کس طرح عمل کیا جانا چاہیے۔ ''مشن کیسے؟'' کا سوال بلاشبہ ''مشن کیوں''؟ کے سوال سے مربوط ہے۔

زیرِ نظر مقالے میں اِن سوالوں کے پیش کردہ جواب ''عہد نامہ جدید'' اور مسیحی دینیات کے ماخذوں پر مبنی ہوں گے۔ مسیحی دینیات کے ماخذوں سے میری مراد کلامِ مقدّس میں اشاعتِ مسیحیت کے حکم پر مبنی دینیاتی محرکات ہیں، اور یسوع مسیح کے بارے میں چرچ کی اقوامانی سوچ ہے جس کا اظہار کسی خاص مسیحی عالم کے افکار کے بجائے کلامِ مقدّس پر مبنی چرچ کے اعترافات میں ہوا ہے۔ تجسیم کے بارے میں مسیحیاتی سوالوں کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی ہے، کیونکہ ''عہد نامہ جدید'' میں یہ مشن کے پورے تصور کی بنیاد ہیں۔

ا۔ مشن ''کیوں''؟

انجیلی [ایونجلیکل] مسیحیوں کے لیے ''مشن کیوں؟'' کا سوال کوئی مسائل پیدا نہیں کرتا۔ مشن ہر ایک مسیحی کا ذاتی فریضہ سمجھا جاتا ہے جو اپنے ایمان کے لازمی جزو کے طور پر مسیح کی

شہادت دینے اور اشاعتِ مسیحیت کے لیے کام کرنے کا پابند ہے۔ اس کی دلیل کلامِ مقدس میں موجود ہے، اور نمایاں طور پر متی کی انجیل کی آخری آیات میں، جن میں ''رسالت بہ اختیار'' کا ذکر کیا گیا ہے:

تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو (متی ۲۸:۱۹)۔

مگر کیا ''عہد نامہ جدید'' میں واقعتاً کوئی واضح حکم موجود ہے کہ مسیحیت کی اشاعت و توسیع ہر مسیحی کا فریضہ ہے؟ جواب اِس بات پر منحصر ہے کہ ہم کلامِ مقدّس کا مطالعہ کس طرح کرتے ہیں۔ اگر ہم ''عہد نامہ جدید'' کو خدائی اصولوں اور احکام کے ایک مجموعے کے طور پر پڑھتے ہیں جس کی ہر بات پوری پوری تفصیل کے ساتھ ہر مسیحی پر لاگو ہوتی ہے تو مذکورہ سوال کا جواب اثبات میں ہونا چاہیے، اور اگر ہم ''عہد نامہ جدید'' کو اِس کے تاریخی تناظر میں پڑھتے ہیں اور یہ بات پیش نظر رکھتے ہیں کہ مخصوص آیات کے مخاطب کون تھے، تو میں کہوں گا کہ ہر ایک مسیحی کے لیے کوئی عمومی حکم نہیں کہ وہ مسیحیت کی اشاعت کرے، اور اپنی انفرادی حیثیت میں اپنے آپ کو مسیحیت کی شہادت کا ذمہ دار سمجھے۔

یہی سوال اِس طرح بھی کیا جا سکتا ہے: کیا مسیح نے بحیثیت مجموعی مشن کی رسالت اپنے چرچ کو دی ہے، یا مسیح نے مشن کی رسالت، دینی خدمت کے خصوصی حصّے کے طور پر صرف اپنے بارہ رسولوں [حواریوں]، دوسرے رسولوں، اور چرچ کے ارکان کو سونپی ہے؟ کلامِ مقدّس کا جواب صاف اور دوٹوک ہے۔ ''عہد نامہ جدید'' کی تمام تحریریں براہ راست مشن لٹریچر ہیں یا تبشیری حالت میں لکھی گئی ہیں۔ چاروں اناجیل میں سے ہر ایک کے لیے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مقصد رسولوں کی اشاعتِ مسیحیت کے توسط سے پنتکست کا راستہ ہموار کرنا، یعنی چرچ کا قیام ہے۔ ''رسولوں کے اعمال'' مشن کی اوّلیں تاریخ ہے، اور اِس کے ساتھ یہ چرچ کی بھی اوّلیں تاریخ

ہے۔ ''عہد نامہ جدید'' میں چرچ کی تاریخ اور مشن کی تاریخ ایک ہی چیز ہیں، اور کئی سو برسوں پر محیط بعد کی مسیحی تاریخ میں بھی یہی صورت حال رہی۔

''عہد نامہ جدید'' کی ساری اناجیل مشن لٹریچر میں شمار ہوتی ہیں، اور یہ سب اشاعتِ مسیحیت کا حکم دیتی ہیں، اِس لیے چرچ میں جاری ''مشن کی رسالت'' کی ماہیت جاننے کے لیے اناجیل سے آغاز کرنا چاہیے، اور ہمیں اُن پر بہت توجہ دینا چاہیے:

متی ۲۸:۱۸-۱۹

آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔

مرقس ۱۶:۱۵-۱۶

تم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے، وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے، وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

لوقا ۲۴:۴۷-۴۸

یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اس کے نام سے کی جائے گی۔ تم ان باتوں کے گواہ ہو۔

یوحنا ۲۰:۲۱-۲۳

''جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے، اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں''، اور یہ کہہ کر اُن سے کہا۔ روح القدس لو، جن کے گناہ تم بخشو، اُن کے بخشے گئے ہیں، جن کے گناہ تم قائم رکھو، ان کے قائم رکھے گئے ہیں۔

یوحنا ۲۰:۳۱

لیکن یہ اِس لیے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا

کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔

رسولوں کے اعمال ۱:۸

لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں، بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے۔

انجیل کے پیغام کی منادی کا حکم بڑا واضح ہے، شاگرد بنانے کا عمل تمام قوموں کو محیط ہے، تمام دُنیا کے سارے انسانوں کے لیے ہے۔ اِس سلسلے میں کوئی روک نہیں، کیونکہ انجیل تمام انسانوں کے لیے ہے۔ یہی یقینِ کامل سینٹ پولوس اور سینٹ پطرس کے خطوط میں موجود ہے، جو سمجھتے تھے کہ انجیل یہودیوں کے لیے نہیں ہے جن کے پاس پہلے سے قانون موجود تھا، بلکہ یہ غیر یہودیوں کے لیے بھی ہے۔ اِس یقین میں نسبتاً یہ عمیق تر دینیاتی مفہوم بھی ہے کہ انجیل کے توسط سے یہودیوں اور غیر یہودی اقوام کے درمیان تقسیم اور عداوت ختم کر دی جائے گی۔ یسوع مسیح کی محبت میں شراکت کے باعث وہ لوگ ایک دوسرے کے قریب آ جائیں گے، وہ نہ صرف بھائی بھائی، بلکہ ایک خاندان بن جائیں گے، یسوع مسیح کے ایک ہی جسم کے افراد ہوں گے: یعنی یہ کہ ''مسیح یسوع میں غیر قومیں خوشخبری کے وسیلہ سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں (افسیوں کے نام ۳:۶)۔''

ابتدائی پروٹسٹنٹ مشنوں کا بڑا محرک اور مقصد یہ تھا کہ یسوع مسیح پر ایمان کے توسط سے افراد کو [گناہ سے] بچایا جائے، اور جیسا کہ مذکورہ اقتباسات میں دکھایا گیا ہے، یہ مقصد ''عہد نامہ جدید'' کے مطابق تھا۔ ''جو بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا (مرقس)''، ''گناہوں کی معافی کے لیے توبہ (لوقا)''، ''رسولوں کو گناہ معاف کر دینے کا اختیار دیا گیا (یوحنا)''۔ پطرس اپنی عظیم مشن تقریر میں جو ''رسولوں کے اعمال'' میں شامل ہے، کہتا ہے ''کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں، کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے نجات پا سکیں

رسولوں کے اعمال ۴:۱۲)''۔

بعض افراد کے نزدیک انفرادی نجات کی اس دعوت میں معاصر مشن کے محرک کے لحاظ سے، فرد کو بہت زیادہ مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ واقعتاً ایسے مسیحی موجود ہیں جو اِس انداز کی سوچ سے پریشانی محسوس کرتے ہیں، تاہم اِس سے کسی کو انکار نہیں کہ ''مشن کیوں؟'' کا کلامِ مقدّس کے حوالے سے بنیادی جواز یہی ہے۔

یہ بات درست ہوگی کہ انفرادی توبہ کی اِس دعوت کو اِس مثبت دعوے سے متوازن کیا جائے کہ ''نجات یسوع مسیح میں ہے''، لیکن اِس سے بھی زیادہ مثبت، یا مسیح مرکزی، دعویٰ بھی ہے جس کا پُر زور اظہار ''عہد نامہ جُدید'' میں موجود ہے، کہ ہم مسیح سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نجات کے مستحق ہیں۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں مسیح کے نام پر بپتسمہ اِس لیے نہیں دیا گیا کہ گناہوں کی معافی حاصل کریں اور نجات پالیں، بلکہ بپتسمہ اِس لیے ہے کہ ہم مسیح سے تعلق رکھتے ہیں جو ہر چیز اور ہر فرد کا آقا ہے۔ ہمیں اس کے جسم یعنی چرچ میں بپتسمہ دیا گیا ہے جس کا وہ سربراہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے اناجیل کے حوالے سے دیکھا ہے کہ مشن کے قائم کرنے میں یہ تصور داخل ہے۔ شاگرد بنانے کا بڑا محرک یہ ہے کہ ''آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے (متی ۲۸:۱۸)''، فلپیوں کے نام پولوس کے خط (۲:۹-۱۱) کا اہم تصور یہی ہے، لکھتے ہیں: ''خدا نے بھی اسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے، تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے، خواہ آسمانیوں کا ہو یا خواہ زمینیوں کا، خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔ اور خدا باپ کے جلال کے لیے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔''

اس کا تقابل ''افسیوں کے نام'' خط (۱:۲۰-۲۳) سے بھی کیجیے جس میں عظیم الشان کاموں کا ذکر ہے جو خداوند نے انجام دیے: ''---مسیح میں، جب اُسے مُردوں میں سے جلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا، اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست، اور ہر

ایک نام سے بہت بلند کیا جو نہ صرف اِس جہان میں، بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جائے گا، اور سب کچھ اس کے پاوں تلے کر دیا اور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا۔ یہ اس کا بدن ہے اور اسی کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنیوالا ہے۔''

پس ''عہد نامہ جدید'' کا عقیدہ یہ ہے کہ یسوع خداوند ہے اور ہر چیز اور شخص حقیقتاً اُسی کا ہے، اِس لیے مشن یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو آمادہ کیا جائے کہ وہ یسوع کو خداوند تسلیم کر لیں، کیونکہ وہ ہم سب کا مالک ہے اور ہم پر اُس کا دعویٰ انصاف پر مبنی ہے۔ یہاں مشن کا حقیقی محرّک ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مشن کی صحیح مسیحی دینیات ہمارے ''علم المسیح'' (Christology) پر منحصر ہے، ''عہد نامہ جدید'' میں اِس کے لکھنے والوں نے جو کچھ یسوع مسیح کے بارے میں لکھا ہے مشن کا منطقی نتیجہ ہے، اور موجودہ مسیحی تبشیری سوچ میں جو کمزوریاں یا الجھنیں ہیں، یہ زیادہ تر اِس لیے ہیں کہ ہم ''تبلیغات'' (Missiology) کو ''علم المسیح'' سے الگ کر کے دیکھتے ہیں، یا اس لیے ہیں کہ ہمارے ''علم المسیح'' میں الجھن اور غیر یقینی کیفیت ہے، شاید ہمارا ''علم المسیح'' بیٹے کی شکل میں خداوند کی تجسیم سے قریبی طور پر موزوں حد تک جڑا ہوا نہیں۔

جہاں تک مسیحی رسالت کا اسلام سے تعلق ہے، واضح رہے کہ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ مطلق حیثیت میں یسوع کی ربوبیت (خداوندیت) کو اسلام تسلیم نہیں کرتا، اِس لیے مسلمانوں کے لیے مسیحی مشن کی اصل بنیاد اور محرّک ہی کے بارے میں سوال ابھرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم دُنیا کے لیے مسیحی رسالت کی اہم ترین ضمنی پیداواروں میں سے ایک یہ ہوگی کہ مسیحی چرچ کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے ''علم المسیح'' کو اِس کے تمام پہلوؤں کے ساتھ انتہائی سنجیدگی سے لے۔ میں ذاتی طور پر اِس کا قائل ہوں کہ اگر ہم اسلام (مسلمانوں) کے ساتھ دیانت دارانہ گفتگو چاہتے ہیں، اور یہاں سیمینار میں دیانت دارانہ بحث چاہتے ہیں تو ہمیں ''علم المسیح'' کے سوال پر گہرے غور و فکر کی [ضرورت] ہے۔ تجسیم کا بنیادی طور پر یہ مفہوم نہیں کہ یسوع مسیح کی شکل میں ہمارے پاس حقیقی

انسانیت ہے، اگر چہ یہ ہے، اور یہ سچ بھی ہے، لیکن یسوع مسیح کی شکل میں ہمارے پاس خداوند ہے جو حقیقتاً انسان بن گیا تھا۔

ہمارے سامنے یہی اہم مسئلہ ہے، اور اگر ''علم المسیح'' جو فطری الہام کے مختلف نظریات سے کم و بیش مدھم پڑ گیا ہے، کے ذریعے ہم اِس سے بچنا چاہتے ہیں تو یہ المیہ ہوگا۔ اگر ہم دیانت دارانہ مکالمے کے خواہش مند ہیں تو یہ از حد ناگزیر ہے۔ مشن کے لیے ''عہد نامہ جدید'' میں حقیقی محرک یہ ہے کہ صلیب دیا گیا، اور جلایا گیا یسوع خداوند ہے۔ یہ اِس بات سے کہیں زیادہ واضح اور وزن دار ہے کہ یسوع ہمیں نجات کا علم دیتا ہے، یا خداوند کی جانب سے کوئی بات بتاتا ہے، اِس صورت میں یہ دلیل درست ہوگی کہ یہ علم اور روحی والہام دوسری جگہوں میں بھی موجود ہے۔ اِس کے بہتر یا کمزور ہونے یا محرف ہونے کا فیصلہ اس بات پر مبنی ہوگا کہ ہماری عدم رواداری کس درجے پر ہے۔

مشن کے لیے ''عہد نامہ جدید'' کی اصل محرک یہ بات ہے کہ یسوع مسیح، بذات خود خدا ہے جس کا ظہور ہوا: ''جس نے مجھے دیکھا، اُس نے باپ کو دیکھا (یوحنا ۹:۱۴)۔'' وہ خود نجات اور ابدی زندگی ہے: ''راہ اور حق اور زندگی میں ہوں (یوحنا ۶:۱۴)۔'' یسوع خداوند ہے جس سے ہر چیز نے تخلیق پائی، اور ایک دن ہر کوئی اسے خداوند تسلیم کرے گا (فلپیوں کے نام ۲:۱۰-۱۱، افسیوں کے نام ۱:۲۳)۔ یہاں ''خداوند'' مطلق انداز میں کہا گیا ہے، اور اسلامی تناظر میں شاید اِس کا ترجمہ ''رب العالمین'' ہوگا۔

مُردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد یسوع مسیح کی ''خداوندیت'' کو ہم یوحنا کی انجیل میں واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں، جہاں پوری انجیل کا نقطۂ کمال توما کے اِس اعتراف میں ہے: ''میرے خداوند اور میرے خدا،'' اور ہم دیکھتے ہیں کہ ''عہد نامہ عتیق'' کے ''خداوند'' کی جو صفت ہے، وہ ''عہد نامہ جدید'' میں یسوع مسیح کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ یہ ''عہد نامہ جدید'' کا عقیدہ اور

اعتراف ہے، اور اِس کے مشن کی اصل قوتِ محرکہ، اور اِس سے ہمارے سوال ''مشن کیوں''؟ کا جواب بھی مل جاتا ہے۔

اگر یہ نہ سمجھا جائے کہ مسیحی چرچ کے مشن کی محرّک یہ تعلیم ہے، تو پھر مشن چرچ کا جنون اور عدم رواداری کا محض اظہار سمجھا جائے گا، یا مذہبی میدان میں مغربی دُنیا کے استعمار کا اظہار ہوگا۔

''ورلڈ کونسل آف چرچز'' پوری دُنیا پر محیط ''مشن'' میں کیوں لگی ہوئی ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ اِس میں وہ چرچ شامل ہیں جو کلامِ الٰہی کے مطابق خداوند یسوع مسیح کو خدا اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ ''خدا اور نجات دہندہ'' کی ترکیب سے مسیحی مشن کی عمیق ترین قوتِ محرکہ کا اظہار ہوتا ہے۔ خدا نے ہمارا ''نجات دہندہ'' بننے کے لیے انسان کا روپ دھارا ہے، خدا کو ہم سے جو محبت ہے، اِس کے لیے اُس نے اپنی جان دی (کرنتھیوں کے نام دوسرا خط، ۵:۱۴-۲۱)۔ خدا مسیح میں تھا، اور ہماری خاطر گناہ بن گیا ہے۔ اس کی محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ یہ خوشخبری کہ نجات اُس میں ہے، عام کریں تاکہ ہر ایک اُسے خداوند اور نجات دہندہ تسلیم کر لے۔ ہم اُس کے چرچ کی حیثیت میں اپنے نہیں، بلکہ اُس کے ہیں۔

مشن کا یہ محرک کہ ہر فرد کو نجات حاصل ہونا چاہیے، اور یہ کہ سب انسانوں کا اُس سے تعلق ہو، یہاں آ کر مل جاتے ہیں۔ ہمیں پیدا کیا گیا، اور وہ [دُنیا میں] اِس لیے آیا کہ شاید ہم اُس کے جسم اور اُس کے چرچ کے رکن بن جائیں جس کا وہ قائد ہے (افسیوں کے نام ۱:۴-۲۳'' --- تاکہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے، خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی --- اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا اور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا۔ یہ اس کا بدن ہے اور اسی کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے۔'')

چرچ لوگوں کا کوئی گروہ نہیں ہے جو کم و بیش ایک طرح سوچتے ہیں، یا جن کا مفاد مشترک

ہے، بلکہ چرچ دُنیا کی تخلیق سے پہلے خدا کی مرضی سے موجود تھا، اور ہمیں اِس میں بپتسمہ دیا گیا ہے۔ یہ بپتسمہ اِس لیے ہی نہیں کہ ہم اپنے گناہوں کی بخشش حاصل کریں، اور نجات پائیں، بلکہ ہم ''جسمِ مسیح'' کے رکن بن جائیں، جس سے واقعتاً ہمارا تعلق ہے، کیونکہ ہم سب پر اُس کا یہی دعویٰ ہے۔ اِس سے یہ مراد نہیں کہ ہم نے محض اِس لیے بپتسمہ حاصل کیا کہ چرچ کے ارکان میں چند ایک کا اور اضافہ ہو جائے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ اُس کے جسم کی تکمیل ہو۔ اُس کے چرچ کے وجود یا دوسرے لفظوں میں دُنیا میں اُس کے جسم کا مقصد یہ ہے کہ آسمانوں کی بادشاہت یہاں ہے، جنت یہاں ہے، یعنی یہاں دُنیا میں لوگوں کے لیے یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات موجود ہے۔ ''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے، جانیں (یوحنا ۱۷:۳)۔''

مشن کے محرکات میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کا جسم مکمل ہو جائے، اِس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ اس دُنیا میں چرچ کا کردار اور مقصد ہے — اور یہ ہونا چاہیے — کہ ہمارے خداوند یسوع میں ہمیں جو محبت دی گئی ہے، اِس کا اظہار ہو۔ نجات اُس پر ایمان لانے میں ہے، اور وہ ہمارا خداوند ہے، لیکن چرچ کا یہ کام بھی ہے کہ وہ اِس نئے حکم کو اپنی زندگی میں نافذ کرے کہ جس طرح اُس نے ہم سے محبت کی ہے، اسی طرح ہم ایک دوسرے سے محبت کریں گے (یوحنا ۱۳:۳۴-۳۵) — یہ محبت اُن تک بھی پہنچنا چاہیے جو ابھی تک اُس کے جسم کے اعضاء نہیں بنے، کیونکہ اُس نے ہم سے محبت کی اور اس وقت ہمارے لیے جان دی جب ہم دشمن اور اجنبی تھے۔

(جاری ہے)